32577-نمازوتر کا وقت کب ختم ہوتا ہے ؟

سوال

وتر اور دو دو رکعت کا وقت کب ختم ہوتا ہے، میں جان بوجھ کر اسے فجر کی تکبیر تک موخر کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

نماز وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے.

اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (46544) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جب طلوع فجر ہو جائے تو وتر کا وقت نکل جاتا ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم صبح ہونے سے قبل وتر ادا کر لیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (754).

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صبح ہونے سے پہلے جلد وتر ادا کر لیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (750).

اور ایک روایت میں ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وتر رات کی آخری رکعت ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (752).

اور ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی ساری نماز اور وتر جا تا رہتا ہے لہذا طلوع فجر سے قبل وتر ادا کر لیا کرو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (469) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ادا کرلے تو اس کی ادا کردہ نماز کو وتر بنا دے گی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (472) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اس پر دلالت ہے کہ طلوع فجر سے وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس کے ساتھ رات کی نماز کا اختتام کیا جاتا ہے، تو رات ختم ہوجانے کے بعد وتر نہیں ہوگا" اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (115/14).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

اس کا وقت طلوع فجر کے بعد نماز فجر کی ادائیگی تک رہتا ہے، اور انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض صحابہ کرام طلوع فجر کے بعد اور نماز کی اقامت ہونے سے قبل وتر ادا کیا ہے.

ابن رشد قرطبی کہتے ہیں :

اور اس یعنی وتر کا وقت : علماء کرام کا اتفاق ہے کہ وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے، کیونکہ یہ کئی ایک طرق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس سلسلے میں سب سے زیادہ صحیح روایت امام مسلم کی ابو نضرہ عوفی سے بیان کردہ روایت ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا :

"وتر صبح سے قبل ہے"

اور فجر کی نماز کے بعد وتر ادا کرنے میں اختلاف کیا ہے، کچھ علماء نے تو ایسا کرنے سے منع کیا ہے، اور کچھ نے اجازت دی ہے کہ جب تک وہ صبح کی نماز نہیں ادا کرتا وتر پڑھ سکتا ہے.

پہلا قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے صاحبین ابو یوسف اور محمد بن حسن اور سفیان ثوری کا ہے.

اور دوسرا قول امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہے اور اختلاف کا سبب صحابہ کرام کا عمل آثار کے معارض ہے...

اور میرے نزدیک اس میں یہ ہے کہ : یہ ان کا فعل اس سلسلے میں وارد شدہ آثار کے مخالف نہیں میری مراد یہ ہے کہ فجر کے بعد وتر کی ادائیگی کی اجازت دینا بلکہ ان کی یہ اجازت بطور قضاء ہے نہ کہ بطور ادا، بلکہ جب فجر کے بعد اگر وہ اسے بطور ادا بناتے ہیں تو پھر آثار کے مخالف ہوگا، ذرا اس پر غور کرو...

دیکھیں : بدایۃ المجتھد (1/147-148).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس موضوع میں احادیث بہت ہیں، جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ طلوع فجر سے وتر کا وقت ختم ہوجاتا ہے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز(306/11).

واللہ اعلم.